بہادر شاہ ظفرؔ

(۱۷۷۵ء............۱۸۶۲ء)

بہادر شاہ خاندانِ مغلیہ کے آخری تاجدار تھے۔ جب اُنھوں نے بادشاہت سنبھالی، تو اُس وقت مغلیہ اقتدار اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا۔ شاہی خاندان کا فرد ہونے کے ساتھ ساتھ اُنھوں نے شاعرانہ طبیعت بھی پائی تھی۔ شاعری میں شاہ نصیرؔ، ذوقؔ اور غالبؔ سے اصلاح لی۔ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں اقتدار ان سے چھن گیا۔ ان کے بیٹوں کو قتل کیا گیا اور اِنھیں انگریزوں نے جلاوطن کر کے رنگون (موجودہ ینگون) برما میں نظر بند کر دیا جہاں اُنھوں نے زندگی کے آخری سال انتہائی کسمپرسی میں بسر کیے۔ رنگون ہی میں انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے۔

بہادر شاہ ظفرؔ کے کلیات میں تیس ہزار سے زیادہ شعر ہیں۔ اُنھوں نے تقریباً سبھی اصنافِ شاعری میں طبع آزمائی کی لیکن اُن کی پہچان اُن کی غزل ہے، جس میں سوز و گداز اور غم کے مضامین پڑھنے والوں کو متاثر کرتے ہیں۔ زبان کی صفائی اور روزمرہ کے استعمال نے اُن کی غزل کو ایک خاص رنگ عطا کیا ہے، جس کی بدولت اُنھیں اُردو کے اچھے غزل گو شاعروں میں شمار کیا جاتا ہے۔

بہادر شاہ ظفرؔ کا کلیات خاصا ضخیم ہے، جو چار دواوین پر مشتمل ہے۔ کلیاتِ ظفرؔ میں اُردو زبان کے علاوہ پنجابی اور پوربی زبان کے اثرات کے حامل اشعار بھی ملتے ہیں۔

غزل

مقاصدِ تدریس

۱۔ ظفرؔ کے دور کی غزل کے ارتقا سے آگاہ کرنا۔
۲۔ بہادر شاہ ظفرؔ کی شاعرانہ حیثیت سے روشناس کرانا۔
۳۔ طلبہ کو بہادر شاہ ظفرؔ کے اندازِ بیان سے متعارف کرانا۔

لگتا نہیں ہے دِل مرا اُجڑے دیار میں
کِس کی بنی ہے عالمِ ناپائیدار میں

عُمرِ دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

بُلبل کو باغباں سے نہ صَیّاد سے گِلہ
قسمت میں قید لکھی تھی فصلِ بہار میں

ان حسرتوں سے کہہ دو کہیں اور جا بسیں
اتنی جگہ کہاں ہے دلِ داغ دار میں

دن زندگی کے ختم ہوئے شام ہو گئی
پھیلا کے پاؤں سوئیں گے کُنجِ مزار میں

کتنا ہے بدنصیب ظفرؔ ، دفن کے لیے
دو گز زمین بھی نہ ملی کُوئے یار میں

(کلیاتِ ظفرؔ)

مشق

۱۔ بہادر شاہ ظفؔر کی غزل کو سامنے رکھتے ہوئے مختصر جواب دیں۔

(الف) انسان کی عمرِ دراز کے چار دن کیسے کٹتے ہیں؟

(ب) بلبل کو باغباں اور صیّاد سے کیا گِلہ ہے؟

(ج) بلبل کی قسمت میں کیا لکھا تھا؟

(د) شاعر اپنی حسرتوں سے کیا کہنا چاہتا ہے؟

(ہ) شاعر نے اپنی کس بدنصیبی کا ذکر کیا ہے؟

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ اور تراکیب کے معنی لکھیں۔

دیار، عالمِ ناپائیدار، باغباں، فصلِ بہار، کُنجِ مزار

۳۔ اِعراب کی مدد سے تلفّظ واضح کریں۔

عالم ناپائیدار، عمر دراز، صیاد، باغباں، کنج مزار

۴۔ کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
اُجڑا دیار	کوئے یار
عمرِ دراز	شام
آرزو	دلِ داغ دار
باغباں	فصلِ بہار
قید	صیّاد
حسرتیں	انتظار
دن	چار دن
دو گز زمین	عالمِ ناپائیدار

۵۔ مقطعے میں شاعر نے کس چیز کی تمنا کی ہے؟

۶۔ ظفؔر کی اس غزل کو غور سے پڑھیں اور درجِ ذیل کے جواب دیں۔

(الف) اس غزل کا مطلع کیا ہے؟

(ب) اس غزل کا مقطع کیا ہے؟

(ج) اس غزل کی ردیف کیا ہے؟

(د) کوئی سے چار قافیوں کی نشاندہی کریں۔

۷۔ پہلے شعر میں شاعر نے ''اجڑے دیار'' کو کس کے لیے استعارہ استعمال کیا ہے؟

۸۔ مقطعے میں شاعر نے ''دو گز زمین'' کا کنایہ کس کے لیے استعمال کیا ہے؟

۹۔ اس غزل کا کون سا شعر آپ کو زیادہ پسند ہے؟ پسندیدگی کی وجہ بھی لکھیں۔

۱۰۔ متن کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں۔

(الف) کس کی بنی ہے عالمِ ....میں

(ب) دو ....میں کٹ گئے دو انتظار میں

(ج) بلبل کو باغباں سے نہ ....سے گِلہ

(د) پھیلا کے پاؤں سوئیں گے..........میں

(ہ) دو گز زمین بھی نہ ملی ....میں

(و) دن زندگی کے ختم ہوئے .... ہو گئی

مجازِ مرسل:

اگر کسی لفظ کو حقیقی یا لغوی معنی کے بجائے غیر حقیقی یا مرادی معنوں میں استعمال کیا جائے اور حقیقی و مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق نہ ہو مگر کوئی تعلق ضرور ہو، اسے مجازِ مرسل کہا جاتا ہے۔ مجازِ مرسل کی کئی صورتیں ہیں، جیسے:

۱۔ جُز کہ کر کُل مراد لینا۔ مثال: اس نے کانوں میں انگلیاں دے لیں۔ یہاں انگلیاں مجازِ مرسل ہے۔ کیوں کہ کانوں میں پوریں یا انگلی کا کچھ حصہ دیا جاتا ہے، پوری انگلی نہیں دی جاتی ہے۔

کُل کہ کر جُز مراد لینا۔ مثال: میں پاکستان میں رہتا ہوں۔ یہاں پاکستان مجازِ مرسل ہے، کیوں کہ میرا گھر پاکستان کے کسی ایک شہر کے کسی ایک محلے میں ہے، پورے پاکستان میں نہیں۔

۳۔ ظرف کہہ کر مظروف مراد لینا۔ مثال: اس نے بوتل پی۔ بوتل نہیں پی جاتی بلکہ اس میں موجود مشروب پیا جاتا ہے۔

۴۔ مظروف کہہ کر ظرف مراد لینا۔ مثال: چائے چولھے پر دھری ہے۔ چائے چولھے پر نہیں دھری جاتی بلکہ پتیلی یا دیگچی دھری جاتی ہے، جس میں چائے بنتی ہے۔

۵۔ سبب کہہ کر مسبب (نتیجہ) مراد لینا۔ مثال: آج بادل خوب برسا۔ بادل نہیں برستا بلکہ بارش برستی ہے۔ بادل سبب ہے اور بارش مسبب ہے۔

۶۔ مسبب (نتیجہ) کہہ کر سبب مراد لینا۔ مثال: افسوس! اس کے ہاتھ سے سب کچھ نکل گیا۔ ہاتھ مسبب ہے اور اقتدار یا حکمرانی سبب ہے۔ ہاتھ سے نکل گیا یعنی اب حکومت یا اقتدار نہیں رہا۔

سرگرمیاں:

۱۔ بہادر شاہ ظفؔر کی اس غزل کو زبانی یاد کریں اور اپنی کاپی میں خوش خط لکھیں۔

۲۔ طلبہ کے درمیان بیت بازی کا مقابلہ کرایا جائے۔

۳۔ ہر طالب علم سے کہا جائے کہ وہ اپنا پسندیدہ شعر جماعت کے کمرے میں سنائے۔

اشاراتِ تدریس

۱۔ یہ غزل پڑھاتے ہوئے دِلّی کی بربادی اور بہادر شاہ ظفؔر کی گرفتاری کے حوالے سے معلومات دی جائیں اور خصوصاً مقطع پڑھاتے وقت رنگون میں اُن کی قید اور وفات کا ذکر کیا جائے۔

۲۔ دنیا کی بے ثباتی اور ناپائیداری کا خصوصاً ذکر کیا جائے اور طلبہ کو بتایا جائے کہ یہ غزل کا نہایت اہم اور بنیادی موضوع ہے۔

۳۔ تیسرے شعر میں بلبل، باغباں اور صیّاد کے استعاروں کی وضاحت کی جائے۔